سورج کی پریاں
سوپن دتہ
مصور: گپتا وڈھیرا

نہرو بال پستکالیہ

سورج کی پریاں

سوپن دتہ

مصور

گپتا وڈھیرا

مترجم

سید ظفر حسین

nbt.india
एकः सूते सकलम्

نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دور آسمان میں خوبصورت پریوں کا ایک جھرمٹ تھا۔ وہ سورج میں رہتی تھیں۔ ہر روز جب سورج اٹھتا تھا تو وہ اپنی آگ کی شعاعیں چاروں طرف بھیجتا تھا۔ ان میں کچھ شعاعیں زمین تک جاتی تھیں۔
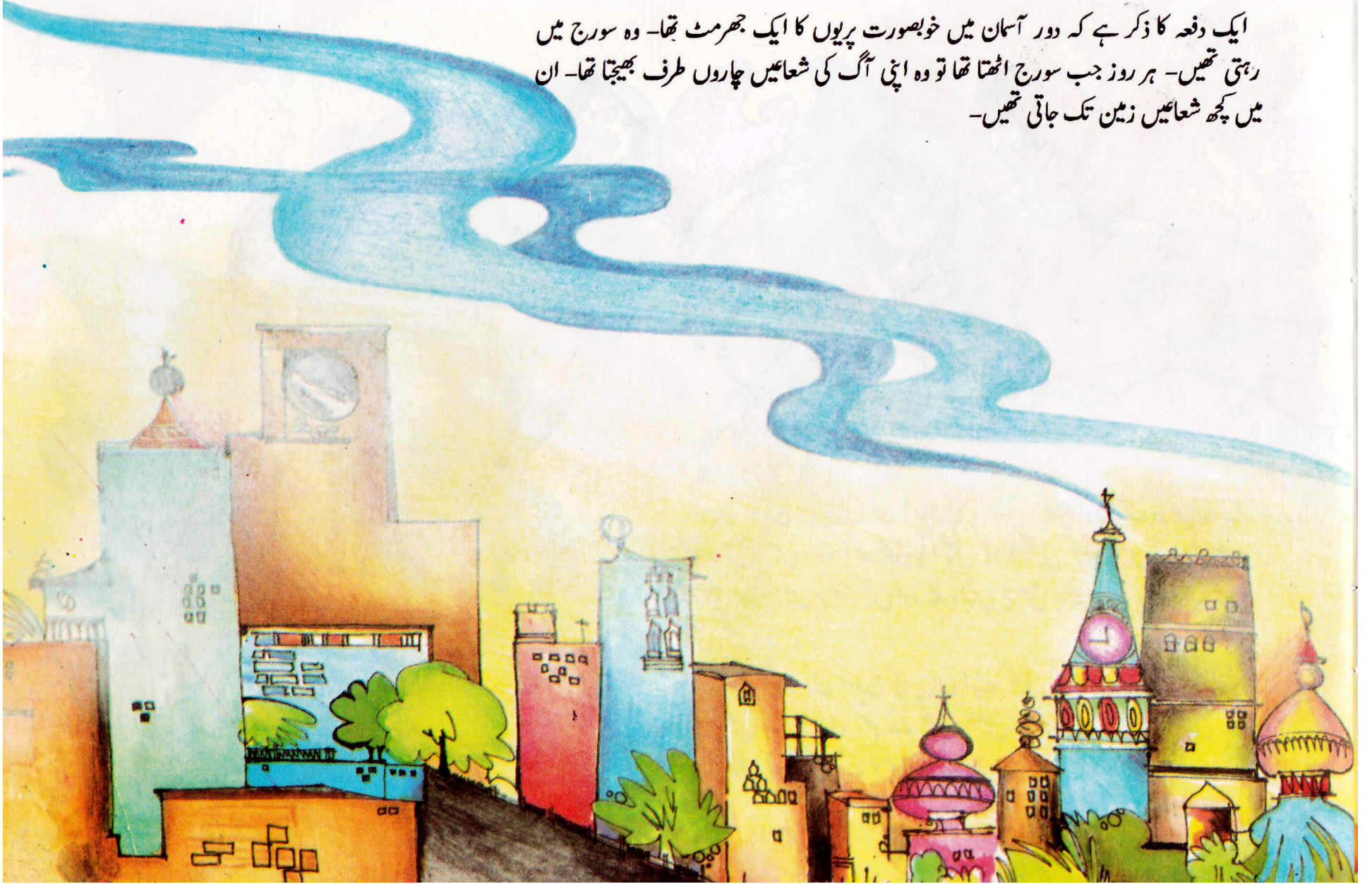
یہ سورج کی پریاں ان شعاعوں پر ناچتی، کھیلتی اور ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی تھیں۔ وہ آنکھ مچولی یا اچھل کود کا کھیل کھیلتی تھیں۔ وہ شعاعوں پر پھیلتی ہوئی زمین پر اترتیں اور پھر واپس چڑھتی جاتیں۔ وہ ہر روز یہ کھیل کھیلتی تھیں۔

لیکن ایک دن سورج کی پریاں ایسے کھیل کھیلنے سے اوب گئیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ دوسری قسم کے کھیل کھیلیں۔ لیکن کیسے کھیل؟ انہوں نے سوچا کہ چل کر سورج سے پوچھا جائے۔

سورج نے کہا : "ذرا آسمان کی طرف دیکھو- یہ کتنا خالی خالی اور ویران لگتا ہے- کوئی قلعہ کیوں نہیں بنالیتی ہو تم سب مل کر وہاں؟"

" آسمان میں قلعہ؟" پریاں حیرت سے بولیں- "ہم یہ قلعہ کس چیز سے بنائیں گے؟"

" نیچے زمین پر جاؤ- دیکھو وہاں کیا کیا ہے- ضرورت کی چیزیں تلاش کرکے لے آؤ-" سورج نے جواب دیا-

پھر سورج کی پریاں شعاعوں پر پھسلتی ہوئی زمین پر اتریں-

" کتنا مزا آئے گا اس کھیل میں!" ایک نے کہا-

" کتنا اچھا لگے گا آسمان میں قلعہ بنانا مجھے-" دوسری بولی-

" لیکن کس چیز سے بنائیں گے یہ قلعہ؟" تیسری نے پوچھا- "زمین پر تو کوئی ایسی چیز ہے ہی نہیں!"

"اور پتھریلی سخت چٹانوں اور سوکھے ریت کے سوا کچھ بھی نہیں۔"
"یا یہ نمکین سمندر۔"
"آؤ ذرا کچھ اور تلاش کریں۔" ایک نے زور دے کر کہا۔ "قلعہ شاید ہم ریت سے تیار کر سکیں یا پانی سے۔"
پریوں نے کچھ ریت اپنے ہاتھوں میں اٹھالی اور واپس ہوا میں اڑ گئیں۔

" آؤ پہلے ہم سب فرش بنائیں۔" ایک سورج پری نے کہا۔ " تم سب سارا ریت یہاں رکھ دو۔"

لیکن ذرا سوچو تو، ریت آسمان میں کیسے رک پاتا۔ اوہ! اوہ! سارا کا سارا ریت زمین پر آگرا۔ وہاں ایک ذرہ بھی نہ رکا۔ کچھ بھی باقی نہ رہا۔

" ارے دیکھو!" سورج کی پریاں چلائیں۔ "ریت تو بہت بھاری ہے۔ یہ آسمان میں کیسے رکے گا۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

" آؤ پانی لے کر آئیں" ان میں سے ایک نے کہا۔ انہوں نے چلو بھر کر اپنی اپنی ہتھیلیوں میں سمندر سے پانی اٹھالیا۔ لیکن ٹپ ٹپ! اوہ! وہ بھی قطرہ قطرہ زمین پر گر گیا۔

" اب ہم کیا کریں؟" پریوں میں سے ایک نے پوچھا۔
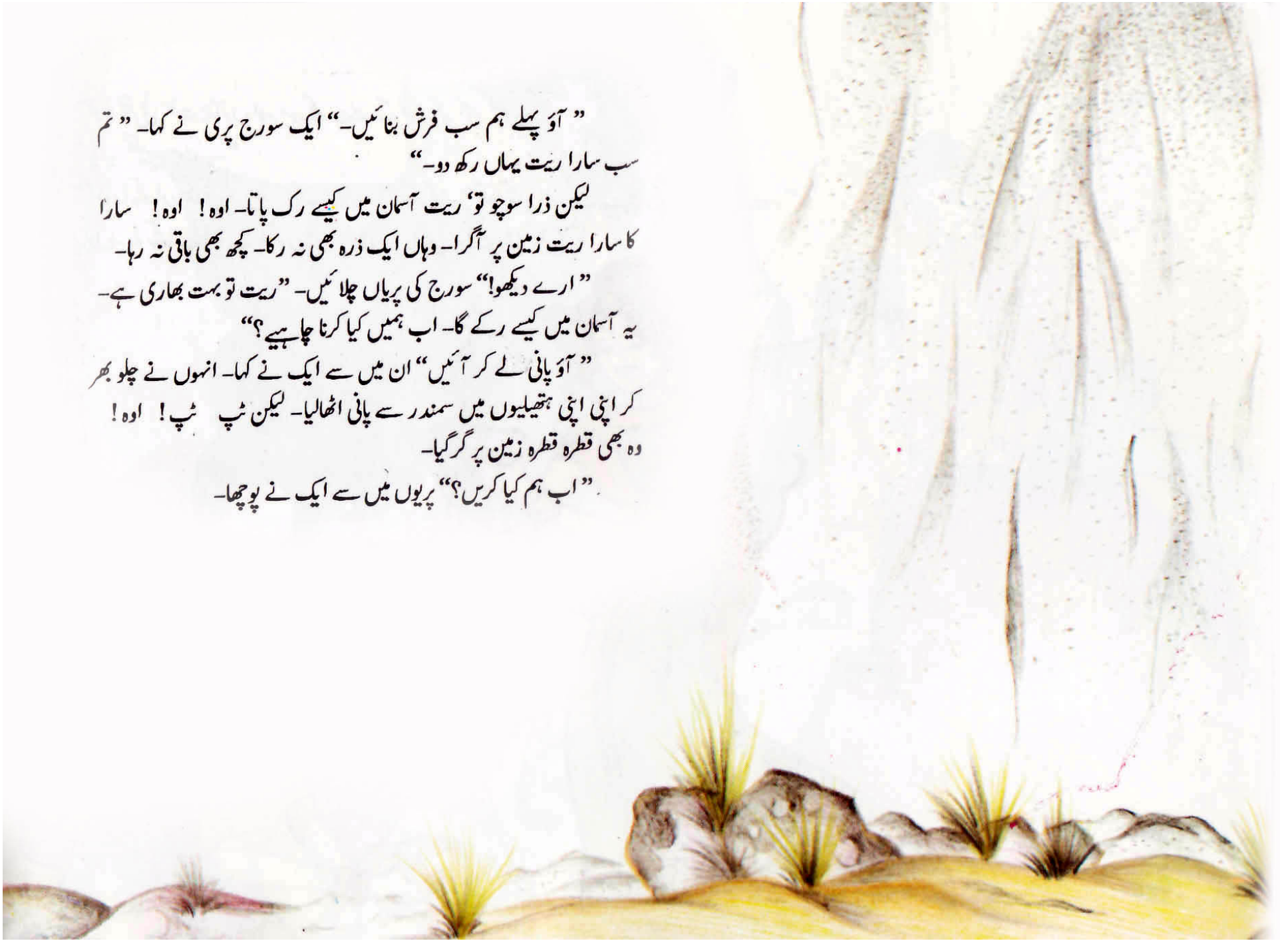
"آؤ کچھ اور تلاش کریں-" دوسری پریوں نے جواب دیا- "ہمیں ضرور کوئی ایسی چیز ڈھونڈنی چاہیے جو ہوا میں تیرتی رہے-"

"آؤ کوئی ایسی چیز تلاش کریں جو گالے کی طرح ہلکی پھلکی ہو-" پریوں میں سے ایک نے سجھاؤ دیا-

انھوں نے چاروں طرف دیکھنا شروع کردیا- چٹانیں سخت اور زمین چٹیل تھی- خاک یا دھول بہت ہی ہلکی تھی- پھر انھوں نے چیزوں کو باہم ملانے کی کوشش کی- کئی تجربوں اور بڑی جدوجہد کے بعد انھوں نے تھوڑی سی ہوا' تھوڑا سا پانی اور تھوڑی سی دھول ایک ساتھ ملا کر----- آخر کار نرم گالے جیسی چیز تیار کرہی لی جو دیکھنے میں سفید اور بہت ہی ہلکی پھلکی تھی اور وہ نیچے گرنے کے بجائے ہوا میں تیرتی رہی-
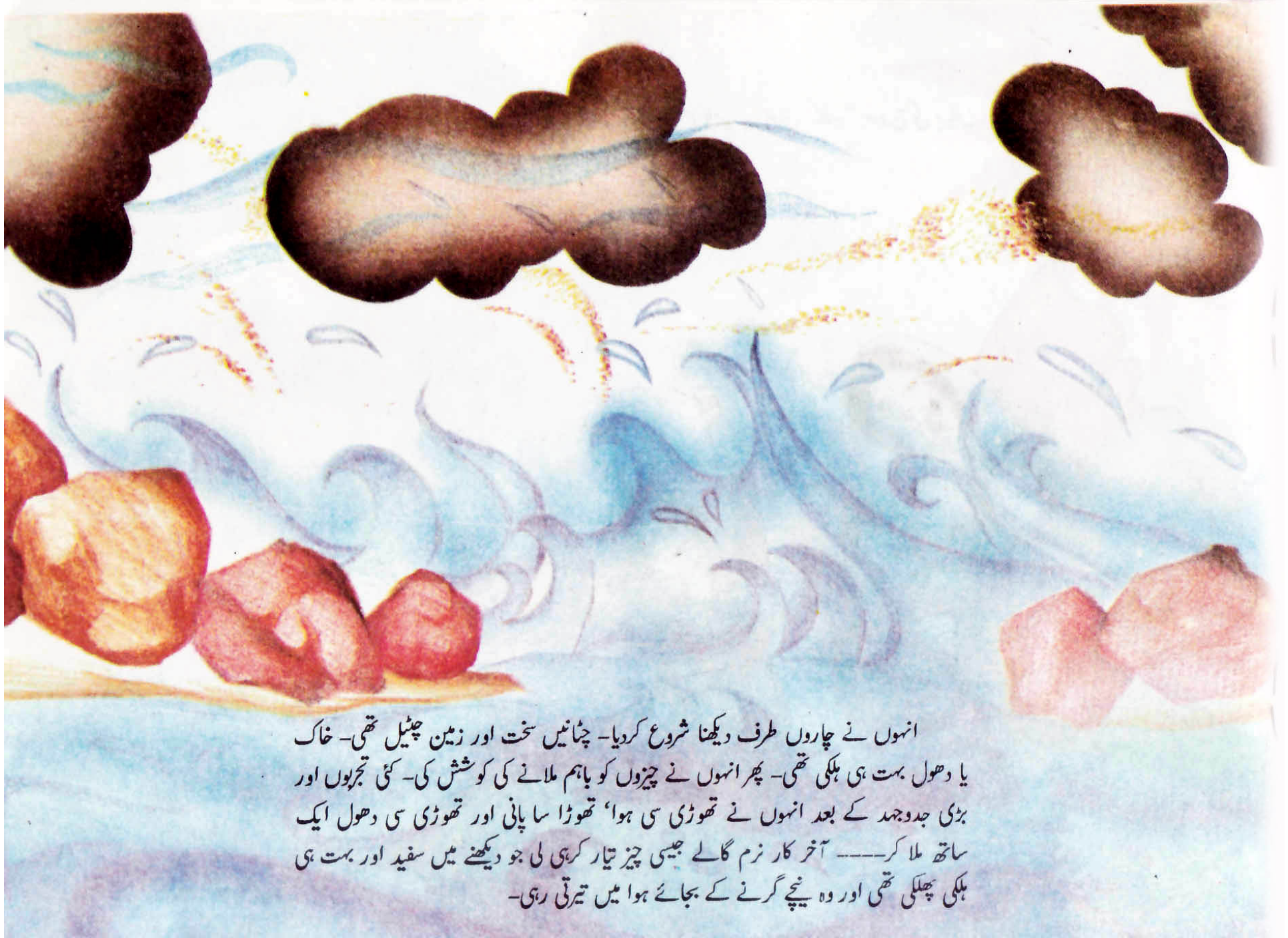
"آخر کار ہم نے اسے بنا ہی لیا! بنا ہی لیا ہم کامیاب ہو ہی گئے۔" سورج کی پریاں خوشی سے ناچ اٹھیں۔

"ہم اپنا قلعہ اس خوبصورت گالے جیسی چیز سے بنائیں گے!"

"ہم اسے کس نام سے پکاریں" انہوں نے سورج سے پوچھا۔

"تم سب اسے بادل کہہ سکتی ہو۔" سورج نے جواب دیا "تم سب کتنی ذہین ہو کہ ایسی چیز بنالی ہے۔"

سورج کی پریاں اپنے کام میں لگ گئیں وہ سارا دن بادل بنانے میں لگی رہنے لگیں۔ ڈھیر سارے بادل، ہر سو بادل، آسمان کہیں سے بھی خالی نظر نہیں آرہا تھا۔ انہوں نے بادلوں سے قلعے ہی نہیں بنائے بلکہ بادلوں کے پہاڑ، بادلوں کے جنگل، بادلوں کے باغ بھی بنائے اور دیکھتے دیکھتے انہوں نے بادلوں کا ایک پورا شہر ہی بنا ڈالا۔

" زیادہ لالچی مت بنو۔ اتناہی کافی ہے۔" سورج نے تنبیہ کی۔ آسمان میں بس اتنے ہی بادل سما سکتے ہیں۔"

اب ہم سے اور پانی نہ لو، ہم سوکھ جائیں گے۔" سمندروں نے التجا کی۔

لیکن سورج کی پریوں نے سنی ان سنی کردی۔ وہ بادلوں پر بادل تیار کرتی رہیں۔
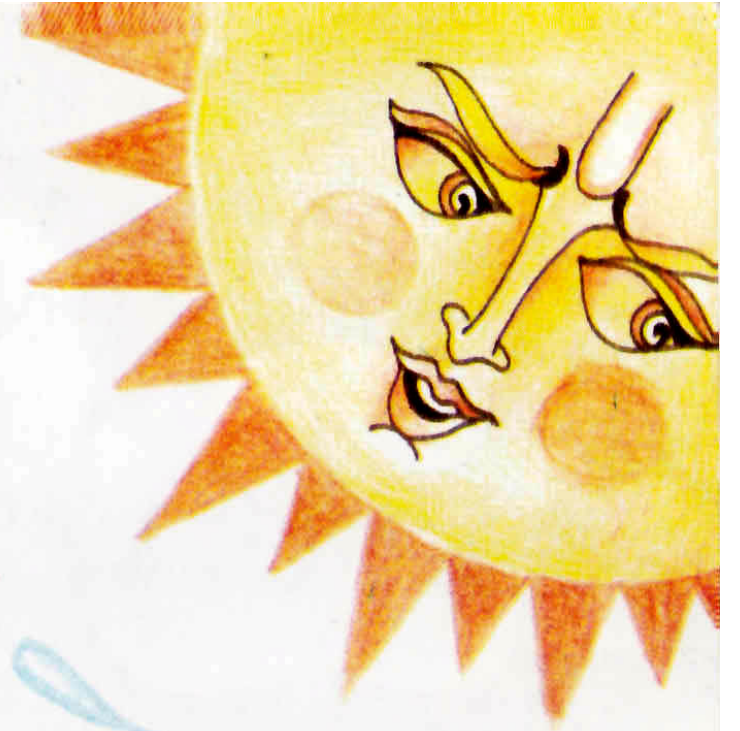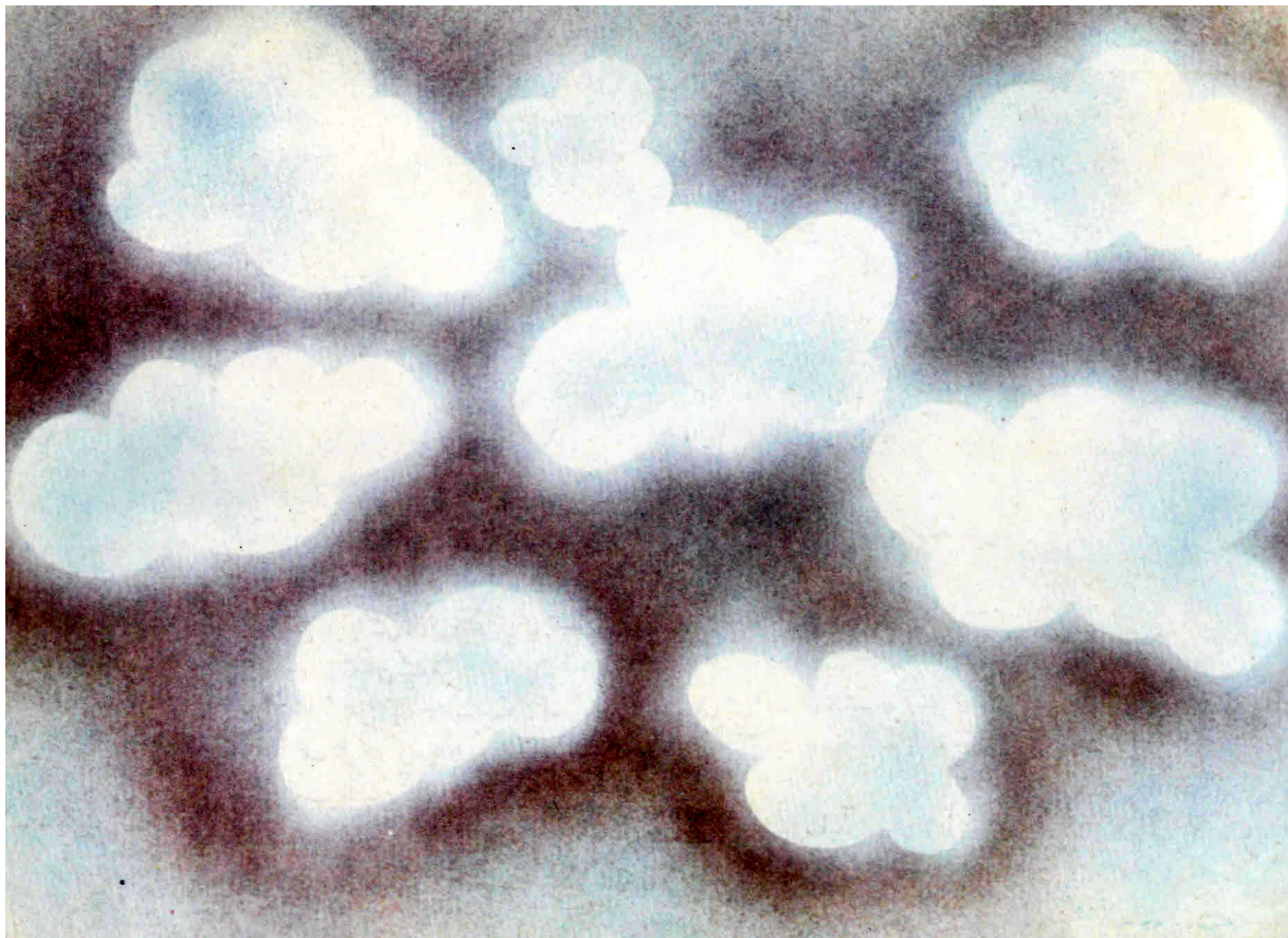
"ہم انہیں اور بادل بنانے سے کیسے روک سکتے ہیں۔" بادلوں نے ایک دوسرے سے پوچھا۔

"انہیں ہماری بات سننی ہی پڑے گی" "انہیں ہماری بات سمجھنا ہی ہوگی"

"لیکن کیسے؟"

بادل ایک دوسرے کے نزدیک آئے ٹکرائے آسمان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک بجلی کوند گئی۔ بادلوں کی گڑگڑاہٹ سے آسمان گونج اٹھا۔ "رک جایئے۔ رک جایئے۔" وہ سب چلائے۔

لیکن سورج کی پریوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ وہ بادل بنانے میں لگی رہیں۔

"اب ہم زیادہ دیر تک نہیں تیر سکتے۔ بہت بھاری ہوگئے ہیں۔" سب بادل چلائے۔ "لگتا ہے اب ہم زمین پر گر ہی جائیں گے۔"

ٹپ ٹپ! ٹپ ٹپ! آخر کار وہ قطرے، لمبی اور باریک دھاروں میں زمین پر گرنے لگے۔ بارش بن کر برسنے لگے۔

"رکیے۔ ٹھہرئے" سورج کی پریاں چلانے لگیں ارے نیچے گرنا بند کیجئے۔ ہمارا بادلوں کا شہر برباد ہوجائے گا۔

"ہم مجبور ہیں۔ تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتے۔" بارش کے قطرے بولے۔ "ہم بہت بھاری ہوگئے ہیں۔ تیر نہیں سکتے۔ ضرور نیچے گر جائیں گے۔"

"ہاں- ہم یہی چاہتے ہیں- وہ نیچے آجائیں-" نیچے سے زمین نے پکارا- "تم تو ہمارا سارا پانی لے گئی ہو- ہمیں ہمارا پانی واپس کرو-"

دیکھو دیکھو!" سورج کی پریاں چلانے لگیں "ہمارے سارے بادل پگھل رہے ہیں- ہمارے قلعے ڈھے گئے ہیں- ہمارے پہاڑ پگھل گئے ہیں- ہمارے جنگلات' ہمارے باغات بہہ گئے ہیں- بادلوں کا شہر اف! یہ کتنی جلدی ختم ہوجائے گا- اب ہم کیا کریں؟"

وہ سورج کے پاس دوڑی دوڑی گئیں۔ انہوں نے سارا ماجرا بتادیا۔
"میں نے کہا تھا لالچ مت کرنا۔ کہا تھا نا؟"۔ سورج نے کہا۔
"اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"۔ سورج پریوں نے پھر پوچھا۔ "جاؤ پھر سے بادل بنانا شروع کردو۔ جاؤ کام پر لگ جاؤ!"

پریوں نے پھر سے بادل بنانے شروع کردیئے۔ وہ شعاعوں پر پھسلتی ہوئی زمین پر اتریں۔ ایک بار پھر انہوں نے سمندروں، دریاؤں، جھیلوں اور تالابوں میں سے چلو بھر بھر کر پانی نکالا۔ انہوں نے چٹانوں، میدانوں اور کھیتوں سے دھول اٹھائی۔ پھر انہوں نے ان میں تھوڑی سی ہوا ملائی اور بادل بنانے لگیں۔۔۔ ہلکے سفید گالوں جیسے انہوں نے بادلوں کا ایک اور شہر بنایا ویسا ہی جیسا انہوں نے اس سے پہلے بنایا تھا۔

بادل بنانے میں وہ اس قدر مصروف ہوگئی تھیں کہ انہیں پھر یہ یاد نہ رہا کہ لالچ نہیں کرنا چاہیے، وہ تو بس بادل کے بعد بادل بنانے میں لگی رہیں، یہاں تک کہ بادل اتنے بھاری ہوگئے کہ انہیں ہوا میں تیرنا مشکل ہوگیا اور بادلوں نے پھر سے احتجاج کیا۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک آئے، ٹکرائے، بجلی کوندی، بادلوں کی گھن گرج سے سارا آسمان گونج اٹھا، اور وہ زمین کی طرف بڑھنے سے نہیں رک سکے۔ وہ بارش بن کر برسنے لگے۔ آسمان پھر بادلوں سے خالی ہوگیا۔

سورج کی پریاں ایک بار پھر بادل بنانے میں مصروف ہوگئیں لیکن وہ خوش تھیں اب انہیں کوئی بوریت محسوس نہیں ہورہی تھی۔ انہوں نے اب ایک کبھی نہ ختم ہونے والا کھیل کھیلنا سیکھ لیا تھا۔

Printed at Pushpak Press Pvt. Ltd., Okhla, New Delhi-110020